REGD. No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ ۹ ربیع الثانی ۱۳۷۸ھ
فی پرچہ ۱ ار

جلد ۴۷/۱۲ ‖ ۲۳ اخاء ۱۳۳۷ ہش ‖ ۲۳ اکتوبر ۱۹۵۸ء ‖ نمبر ۲۴۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۲ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت پہلے جیسی ہی ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— ربوہ ۲۲ اکتوبر۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کو تاحال پنڈلیوں میں درد کی شکایت ہے۔ احباب التزام سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب موصوف کو جلد صحت یاب فرمائے آمین۔

مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان کامل اتحاد اور ہم آہنگی ضروری ہے

جنرل محمد ایوب کی طرف سے قومی مفاد کو علاقائی مفاد پر ترجیح دینے کی تلقین

ڈھاکہ ۲۲ اکتوبر۔ مارشل لا کے ناظم اعلیٰ اور سپریم کمانڈر جنرل محمد ایوب خاں نے کل مشرقی پاکستان کے دارالحکومت میں اعلیٰ سرکاری حکام کی کانفرنس اور شہریوں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے عوام کو قومی مفاد کو ہر دوسری چیز پر مقدم رکھنے کی تلقین کی۔ اور ملک کے مشرقی اور مغربی دونوں صوبوں کے درمیان کامل اتحاد کی ضرورت پر زور دیا۔ آپ نے کہا یہ دونوں علاقے آپس کی کامل ہم آہنگی سے قائم رہ سکتے ہیں۔ ورنہ کوئی بھی علاقہ ازخود نہ قائم رہ سکتا ہے نہ ترقی کر سکتا ہے۔

جنرل محمد ایوب خاں نے واضح کیا کہ ملک میں مارشل لاء اس لئے نافذ کیا گیا ہے کہ ابتری دور کی جائے۔ اور ملک کو صحیح خطوط پر بحال کیا جائے۔ جب تک یہ مقصد پورا نہیں ہوتا۔ مارشل لا جاری رہے گا۔ جنرل محمد ایوب خاں نے ڈھاکہ کے شہریوں کی استقبالیہ تقریب میں تقریر کرتے ہوئے کہا میری خواہش ہے کہ مشرقی پاکستان اسی طریقے سے ترقی کرتا رہے جس طرح اس صوبے کے لوگ چاہتے ہیں۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ مشرقی پاکستان کو مرکز یا مغربی پاکستان سے جس امداد کی ضرورت ہوگی اسے ملتی رہے گی۔ آپ نے کہا مشرقی اور مغربی پاکستان کو ایک ساتھ رہنا ہے ان میں سے کوئی بھی الگ رہ کر قائم نہیں رہ سکتا۔ پاکستان کے لوگوں کو عالی ظرفی سے کام لینا چاہیئے۔ اور ایک دوسرے کو سمجھنا چاہیئے۔ اور خدا کا خوف دل میں رکھنا چاہیئے۔

جنرل محمد ایوب خاں نے کہا کہ پاکستان میں مارشل لا کا نفاذ اس لئے کیا گیا ہے کہ ملک کو تباہی سے بچانے کی اور کوئی صورت باقی نہیں رہ گئی تھی۔ آپ نے کہا فوج کا یہ ارادہ ہرگز نہیں۔ کہ وہ حکومت اپنے ہاتھ میں لے لے۔ بلکہ اس کا کام یہ دیکھنا ہے کہ سول ادارے ٹھیک طریقہ سے کام کرتے رہیں۔ بنیادی امور کو بہرصورت دوسرے امور پر مقدم رہنا چاہیئے۔ اور ہمیں بہتر مستقبل کی جانب قدم بڑھاتے رہنا چاہیئے۔

آپ نے کہا موجودہ حکومت کو جن اہم مسائل سے عہدہ برآ ہونا ہے۔ ان میں خوراک کا مسئلہ اقتصادی مسئلہ قانونی اور زرعی اصلاحات نظام تعلیم میں اصلاح اور مہاجرین کی آبادکاری کے مسائل شامل ہیں۔ لیکن ان

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

حضرت عرفانی مرحوم مقبرہ بہشتی قادیان میں سپرد خاک
کر دیئے گئے

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

قادیان سے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی مرحوم کے صاحبزادے یوسف علی صاحب اور داود احمد صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت عرفانی صاحب کا تابوت حیدرآباد دکن سے قادیان لا کر مقبرہ بہشتی قادیان میں دفن کیا گیا۔ سو الحمد للہ کہ عرفانی صاحب مرحوم کا جسد خاکی بالآخر اپنی محبوب ہستی کے قدموں میں پہونچکر قادیان کی مٹی میں پیوند ہو گیا۔ احباب عرفانی صاحب کے ترقی مدارج کے لئے دعا فرمائیں۔ اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کا حافظ و ناصر ہو۔ اور انہیں اپنے والد مرحوم کی نیک صفات کا وارث بنائے آمین۔

فقط خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۱/۱۰

درخواست دعا

محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب کا مورخہ ۱۹ اکتوبر کو لاہور میں گلے کا اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن مکرم ڈاکٹر ایم بشیر صاحب نے اپنے کلینک میں کیا۔ اپریشن بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت کاملہ عطا فرمائے آمین

(خلیفہ صلاح الدین ربوہ)

بعض اشیا لائل پور سے باہر لے جانے کی اجازت

لائل پور ۲۲ اکتوبر۔ لائل پور کے مارشل لا حکام نے مندرجہ ذیل اشیاء کی ضلع لائلپور سے آزادانہ نقل و حمل کی اجازت دے دی ہے۔ اب یہ چیزیں ریل اور سڑک کے راستہ ضلع سے باہر لے جائی جا سکتی ہیں مکئی۔ جو۔ خشک مرچ۔ ہلدی۔ الائچی۔ ادرک لہسن۔ بنولہ۔ کھلی۔ بھوسہ۔ بناسپتی گھی اور چاول۔

ملتان میں اناج کے ایک لاکھ ۳۸ ہزار من ذخیروں کا اعلان

ملتان ۲۲ اکتوبر۔ جب سے مارشل لاء کے تحت ذخیرہ اندوزی کے خلاف مہم شروع ہوئی ہے۔ اس وقت سے اب تک ضلع ملتان میں اناج کے ایک لاکھ ۳۸ ہزار من ذخیرے ظاہر کئے جا چکے ہیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ اکتوبر

ہماری عاجزی

آج انسان نے سائنس میں اس قدر ترقی کرلی ہے۔ کہ وہ فضا میں مشینی طاقتوں کے ذریعہ ایسے اجسام بھیجنے کے دعوے کررہا ہے۔ جو زمین کے گرد چکر لگا سکتے ہیں۔ اور چاند میں پہنچ سکتے ہیں۔ ہم ایشیائی لوگ جو ابھی سائنس میں اتنی ترقی نہیں کرپائے ہیں انسان کی اس طاقت پر حیرت زدہ ہوتے ہیں۔ اور چونکہ آج تمام دنیا باہم قریبی تعلقات کی وجہ سے ایک بڑے شہر کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس لئے ہم ایشیائی بھی یورپ کی ان اقوام کے سائنسی کمالات پر فخر کرتے ہیں۔ کیونکہ جو ترقی حاصل کی ہے وہ انسان نے حاصل کی ہے۔ خواہ وہ کرہٗ ارض کے کسی حصہ میں رہتا ہو۔ خود یورپ اور امریکہ میں بھی تمام انسان ایسے نہیں ہیں جو یہ کمالات دکھا سکتے ہوں۔ ان میں سے بھی سائنسدانوں کا ایک طبقہ ہی ہے۔ جو یہ کمالات دکھا رہا ہے۔ بہر حال سائنسدانوں کے یہ کمالات تمام انسانوں کے لئے باعث فخر ہیں۔ خواہ وہ یورپ میں بستے ہوں امریکہ میں رہتے ہوں یا افریقہ میں آباد ہوں ؎

یہ کمالات اس لحاظ سے واقعی قابل فخر ہیں۔ کہ انسان اپنی عقل سے ایسے کمالات حاصل کرسکتا ہے۔ لیکن جب ہم ان کمالات کو تمام کائنات کے مقابلہ میں رکھتے ہیں۔ تو ہمیں آخر یہی اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ جن حکمتوں سے یہ تمام کائنات کا سلسلہ چل رہا ہے انسانی کمالات باوجود اس قدر حیرتناک ہونے کے ان حکمتوں کے مقابلہ میں سمندر کے سامنے ایک قطرے کی بھی حیثیت نہیں رکھتے۔ چاند جس تک اپنا غبارہ یا جو کچھ بھی وہ ہے پہنچانے کی کوشش ہم کررہے ہیں۔ فضا میں لڑھکنے والے اجسام کی دنیا میں جو حیثیت رکھتا ہے وہ یہ ہے کہ زمین کے گرد گھومتا ہے۔ اور خود زمین محض نظام شمسی کا ایک سیارہ ہے۔

جب ہم ستاروں کی دنیا پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو عام انسان تو شاید کچھ زیادہ نہیں سمجھتا لیکن ہیئت دان اتنا تو ضرور جانتے ہیں۔ کہ یہ نظام شمسی جس میں زمین ایک سیارہ ہے۔ اور چاند اس زمین کے گرد گھومتا ہے اس تاروں بھری فضا میں ایک نقطہ کی بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ ایسے لاتعداد نظام اس فضا میں تیر رہے ہیں ایک ناپیداکنار فضا میں جس کا تصور محض قوت تصور کی بناوٹ کے سوا اور کچھ بھی نہیں کہلا سکتا۔

یہ تو دنیا کی وسعت کے تصور کا حال ہے۔ اب ذرا دنیا کی باریکی کا بھی تصور کیجئے۔ ایٹمی طاقت کا جن سائنسدانوں نے کھوج لگایا ہے۔ جانتے ہیں کہ جزو لایتجزیٰ میں بھی حصے ہوتے ہیں۔ نیوٹران اور پروٹون الیکٹران کا آپس میں وہی تعلق ہوتا ہے۔ جو سورج اور زمین کا یا زمین اور چاند کا ہے۔ اور دونوں میں فاصلہ بھی اسی نسبت سے ہوتا ہے۔ اب اس علم کی روشنی میں وسعت علم کا تصور کیجئے۔

یہ کائنات کی بے پناہ وسعتوں کا صرف ایک موٹا تصور ہے۔ آپ اس کائنات کے کسی پہلو پر غور کرکے دیکھیں آپ کو ہر پہلو سے اپنی ذہنی دیواروں سے ٹکرانا پڑے گا۔

الغرض انسان نے بے شک نہایت قابل فخر ترقیاں کی ہیں۔ لیکن جب ان تمام حکمتوں کو کائنات کی حکمتوں کے سامنے جن سے یہ تمام سلسلہ جاری ہے رکھا جائے تو سوچئے ان کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے دیکھئے نا۔ کوئی انسان کسی نامعلوم وجہ سے ۱۲۰ یا ۱۲۵ سال کی زندگی حاصل کرلیتا ہے۔ تو ہم اس کا بڑا چرچا کرتے ہیں۔ مگر یہ ۱۲۰-۱۲۵ سال اس مدت کے مقابلہ میں کیا چیز ہیں۔ جس مدت سے یہ کارخانہ حیات جاری ہے۔ اب گھاس کی ایک پتی کو لے لیجئے۔ بے شک نظریاتی لحاظ سے اور شاید کچھ کیمیاوی عمل سے اس کی ساخت کے متعلق ہم کچھ علم حاصل کرلیں گے۔ لیکن کیا آپ ان تمام حکمتوں پر عبور کرسکتے ہیں۔ جن حکمتوں سے یہ گھاس کی ایک پتی وجود میں آئی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ انسان اس موٹی بات پر بھی حصر نہیں پا سکتا۔ کہ دنیا میں کتنی نوعیتوں کی نباتات پائی جاتی ہے۔ کتنی قسم کے حشرات الارض ہیں۔ پھر ان حشرات الارض میں سے صرف ایک کو لے لیجئے۔ آپ ان حکمتوں کو بھی نہیں جان سکتے جن سے وہ ایک وجود عالم وجود میں آتا ہے ؎

بے شک آج تک انسان نے جو علم و حکمت کا انبار جمع کیا ہے۔ وہ بہت بڑا انبار ہے۔ لیکن اس انبار کی عظمت صرف ہمارے محدود ادراک کے لحاظ سے بہت بڑی ہو تو ہو لیکن حقیقتاً صرف ایک ہمارے وجود میں جو علم کے امکانات ہیں۔ ان کے مقابلہ میں بھی یہ علم و حکمت کا انبار کوئی حیثیت نہیں رکھتا بے شک ہمیں علم و حکمت کے اس عظیم انبار پر فخر کرنا چاہیئے۔ لیکن یہ فخر اس عاجزی کے مقابلہ میں کیا وقعت رکھتا ہے۔ جو ہم اس کائنات کی حکمتوں کے لاتعداد اور بے کنار سمندر کے سامنے اپنی پاتے ہیں پھر ذرا اس پہلو پر بھی غور فرمایئے کہ جس علم و حکمت کے انبار پر ہم نازاں ہیں اس سے ہمارا کیا تعلق ہے۔ کیا ہم اس علم حکمت کے موجد ہیں۔؟ بے شک ہم نے یہ معلوم کیا ہے کہ پانی ہائیڈروجن اور آکسیجن گیس کا کیمیائی مرکب ہے۔ ہم معمل میں ان گیسوں کو ملا کر پانی بھی بنا سکتے ہیں۔ لیکن کیا ہم ان گیسوں کو عدم سے وجود میں لاسکتے ہیں۔ پھر کیا ہم اس کیمیائی عمل کی حقیقی ماہیت سمجھ سکتے ہیں۔ جس سے یہ دو گیسیں مل کر پانی کی ہیئت اختیار کرلیتی ہیں۔ یہ تو خیر بہت دور کی بات ہے۔ کہ ہم معلوم کرسکیں۔ کہ وہ کونسا معمل ہے جس میں یہ گیسیں کیمیائی آمیزش سے مل کر اتنا عظیم ذخیرہ پانی کا مہیا کرتی ہیں جو اس کرہ ارضی پر ٹھوس سیال اور بھاپ کی صورت میں پایا جاتا ہے ؎

الغرض ہم اس کائنات کی حکمتوں پر جتنا بھی غور کرتے ہیں ہماری عاجزی کا سمندر وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور ہمارے علم و حکمت کے انبار کی عظمت موہوم ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہ علم و حکمت کا ہمالیہ جو ہم نے تیار کیا ہے۔ فضا میں اس طرح گھل جاتا ہے۔ جس طرح وہ بلبلے جو بچے پانی کو پانی میں گھول کر ہوا میں چھوڑتے ہیں۔ جو تھوڑی دور جاکر ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے۔ اور آخری سوال یہ ہے کہ

یہ ہماری بے پناہ عاجزی جو ہر طرف سے ہمیں گھیرتی چلی آتی ہے۔ آخر ہمارے علم و فضل کے فخر و غرور کے سامنے یہ بھی کوئی قابل التفات چیز ہے یا نہیں؟

بے شک ہمیں اپنے علم و فضل پر فخر کرنا چاہیے۔ لیکن اگر ہم غور کریں تو ہمارا علم و فضل پر یہی فخر ہے جو ہمیں اپنی عاجزی سے ٹکراتا ہے۔ جس کے سامنے ہمارا علم و فضل ایک نقطۂ موہوم سے زیادہ ہستی نہیں رکھتا۔ اس علم و فضل پر ہمیں اس لئے فخر ہونا چاہیئے کہ اس نے ہمیں اپنے علم و فضل کی بے حقیقتی اور اپنی بے پناہ عاجزی سے آشنا کیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہمیں اپنے علم و فضل کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ اس نے ہمیں اس امر سے روشناس کیا ہے۔ کہ ہمارا حقیقی مقام عاجزی کا مقام ہے صرف عبدیت کا مقام ہے۔ ہم صرف "عبد" ہیں۔ اور ہمارا معبود وہ ہے۔ جس نے یہ حکمتوں سے مملو کائنات بنا کر ہمیں اسکو سمجھنے کی عقل عطا کی ہے۔ خواہ وہ عقل کتنی ہی محدود کیوں نہ ہو۔ اور اس کائنات کا حقیقی سمجھنے والا وہی ہے۔ جس نے اس کو برپا کیا ہے۔ وہ جس نے فرمایا ہے۔

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔

نائب ایڈیٹر کی ضرورت

سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا میں تبلیغِ اسلام

یورپ کے احمدی مبلغین کی نہایت کامیاب کانفرنس اخبارات میں اسکا چرچا

رسالہ طلوعِ اسلام کی وسیع اشاعت۔ ایک صاحب کا قبولِ اسلام

(رپورٹ از جولائی تا ستمبر ۱۹۵۸ء)

(از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی۔ اے بتوسط وکالتِ تبشیر ربوہ)

رسالہ "اسلام"

عرصہ زیر رپورٹ میں رسالہ "اسلام" کے تین شیوع تیار کئے گئے۔ اور قریباً ساڑھے چھ صد کی تعداد میں لوگوں کو بھجوائے گئے۔ اس تعداد میں وہ پرچے شامل نہیں جو ہر ماہ جرمن مشن کو مقامی تقسیم کے لئے بھجوائے جاتے ہیں۔ اب عنقریب اس رسالہ کی اشاعت کو بڑھانا پڑے گا۔ کیونکہ اسکی مانگ بڑھ رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خداوند تعالیٰ ہمیں تعداد کے علاوہ اس کے حجم کو بڑھانے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ مذکورہ بالا تین پرچوں میں حسب ذیل مضامین درج کئے گئے:۔

شادی کے بارہ میں چرچ کی خلافِ فطرت تعلیم۔ روح القدس۔ اسلام کے خلاف بیہودہ باتیں۔ ایک عیسائی کو اسلام کے بارہ میں کیا کچھ سکھایا جاتا ہے محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) یورپین مشنز کانفرنس۔ سوانح حیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تفسیر سورہ کہف (بالاقساط) سوالات کے جوابات۔ ریویو کتب وغیرہ۔

تقاریر

عرصہ زیر رپورٹ میں تقریری لحاظ سے زیادہ مواقع میسر نہیں آتے۔ سال کے ان مہینوں میں تبلیغی جلسوں کی نسبت تحریری کام کی طرف زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ تاہم کوشش کی گئی کہ گرمیوں کا موسم شروع ہونے سے پہلے پہلے چند تبلیغی اجلاس بھی کر لئے جائیں۔ چنانچہ مورخہ ۲ر جولائی کو شہر مارل میں خاکسار نے "اسلام کا اثر مغربی تمدن پر" کے موضوع پر تقریر کی۔ یہ جگہ زیورک سے قریباً ۵۵ میل دور ہے۔ تقریر کے بعد سوالات کے جواب دیئے گئے۔ اور حاضرین میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ مورخہ ۸ر جولائی کو زیورک میں ایک تبلیغی اجلاس میں خاکسار نے "اسلام زمانہ حال میں" کے موضوع پر تقریر کی۔ یورپین مشنز کانفرنس کے موقعہ پر خاکسار نے ہیگ کے ایک پبلک اجلاس میں "مسیح علیہ السلام ہماری نظر میں" کے موضوع پر اور ایک تقریر پریس کانفرنس کے سامنے کی۔

مقامی جماعت

احباب جماعت سے انفرادی اور اجتماعی ملاقات کا سلسلہ جاری رہا تین بار انہیں سرکلر خطوط بھجوائے گئے۔ اور دوبار مقامی احباب کے اجلاس منعقد کئے گئے۔ ایک موقعہ پر نائیجیریا سے آنیوالے سوِس احمدی نوجوان کا خیر مقدم کیا گیا اور احباب سے ان کا تعارف کرایا گیا یہ وہی نوجوان ہیں جن کے والدین انہیں عیسائی پادری بنا کر افریقہ بھجوانا چاہتے تھے۔ لیکن خدا تعالےٰ کی قدرت کہ اسی افریقہ میں اُن کی نظر ہمارے جرمن ترجمہ قرآن کریم پر پڑی۔ اور انہیں اسلام سے دلچسپی پیدا ہو گئی۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ اسلام کا مطالعہ بھی نہ کرنا چاہتے تھے۔ آخر اسلام لانے کی توفیق ملی۔ اور پھر اسلام کی تبلیغ کا شوق بھی ان کے دل میں پیدا ہوا۔

مسجد

ابھی تک ہم تعمیر مسجد کا کام شروع نہیں کر سکے۔ قطعۂ زمین کے حصول کے سلسلہ میں مزید کوششیں جاری رہیں۔ لمبی جدوجہد اور کمیٹی پر زور ڈالنے کے بعد ایک قطعۂ زمین کے متعلق پتہ چلا کہ یہ کمیٹی کی ملکیت ہے اور اس بارہ میں کمیٹی سے درخواست کرنی چاہیئے۔ چنانچہ خاکسار تین بار کمیٹی کے افسران سے ملا اور ایک درخواست لکھ کر انہیں پیش کی۔ اس ضمن میں کارروائی جاری ہے اور ہم خدا تعالےٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ خدا تعالےٰ ہمارے لئے اس نہایت مناسب و موزوں قطعۂ زمین کے حصول کو آسان فرما دے۔ تا ہم جلد از جلد سوئٹزرلینڈ میں پہلی مسجد تعمیر کر سکیں۔ اللّٰھم آمین۔ اس سلسلہ میں آرکیٹیکٹ سے مل کر نقشہ جات بھی تیار کروائے جا رہے ہیں۔

یورپین مشنز کانفرنس

خدا تعالےٰ کے فضل سے چھٹی یورپین مشنز کانفرنس امسال مورخہ ۱۹ تا ۲۱ر ستمبر ہیگ میں بخیر و خوبی منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس کا نمایاں پہلو اخبارات میں اس کا خاص چرچا تھا۔ پریس میں بالعموم سنسنی خیز رنگ میں خبر دی جاتی ہے لیکن اس کا نمایاں فائدہ نہیں ہوتا۔ ہماری کانفرنس کا ذکر ڈچ پریس میں جس رنگ میں آیا ہے۔ وہ نہایت متانت اور سنجیدگی کا رنگ ہے۔ مکرم برادرم حافظ قدرت اللہ صاحب اور برادرم عبد الحکیم اکمل صاحب نے جملہ انتظامات نہایت خوش اسلوبی، ہمت اور محنت کے ساتھ سر انجام دیئے۔ خدا تعالیٰ انہیں اجر خیر دے۔

اس موقعہ پر جو پریس کانفرنس منعقد کی گئی (۱۹ر ستمبر کو) وہ ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔

لاہور میں حضرت مسیح موعودؑ کا جنازہ

ایک غلط روایت کی تصحیح

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مدظلہ العالی)

میری تصنیف سلسلہ احمدیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بیان کے ضمن میں یہ بات درج ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نماز جنازہ لاہور میں خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کے مکان کے صحن میں پڑھی گئی تھی اور یہ کہ جب جنازہ لاہور سے بٹالہ پہنچا تو اسی وقت قادیان کی طرف روانہ ہو گیا تھا جسے احباب جماعت نے اپنے کندھوں پر اٹھا کر راتوں رات قادیان پہنچا دیا۔

مجھے محترمی ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور محترمی حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی نے (جو اسوقت لاہور اور بٹالہ میں ساتھ تھے) بتایا ہے کہ یہ روایت درست نہیں ہے اور اصل واقعہ یوں ہے کہ لاہور میں جنازہ کی نماز خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان میں نہیں ہوئی تھی بلکہ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب مرحوم کے مکان کے نچلے صحن میں ہوئی تھی۔ اسکے بعد جنازہ شام کے وقت ریل گاڑی کے ذریعہ بٹالہ کی طرف روانہ ہوا۔ اور پھر رات کے آخری حصہ میں سحری کے وقت تین بجے کے قریب احباب جماعت کے کندھوں پر قادیان کی طرف روانہ ہوا تھا۔ رستہ میں دیوانی وال کے تکیہ میں دوستوں نے صبح کی نماز ادا کی اور پھر قریباً نو بجے صبح جنازہ قادیان پہنچا۔ گویا:۔

(۱) لاہور میں جنازہ کی نماز خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان کے صحن میں نہیں ہوئی تھی بلکہ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے مکان کے نچلے صحن میں ہوئی تھی۔

(۲) جنازہ راتوں رات قادیان نہیں پہنچایا گیا بلکہ وہ بٹالہ سے تین بجے (سحری کے وقت) روانہ ہوا تھا اور صبح نو بجے کے قریب قادیان پہنچا تھا۔

دوست اس روایت کی تصحیح فرما لیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ روایت سیرۃ المہدی میں بھی غلط چھپ گئی ہو۔ اسلئے سلسلہ احمدیہ اور سیرۃ المہدی دونوں میں درستی کر لی جائے۔

والسّلام

خاکسار

مرزا بشیر احمد

ربوہ ۱۸ر اکتوبر ۱۹۵۸ء

ان اخبارات نے ہمارے بعض فقروں کو بہت نمایاں طور پر شائع کیا مثلاً یہ کہ "یورپ کو اس حقیقت کا اعتراف کرنا پڑے گا کہ اب اسلام کی منظم تبلیغ یورپ میں شروع ہو چکی ہے" "ہمارا کام ان ممالک میں نہ سکول کھولنا ہے نہ ہسپتال بنانا ہے نہ ہی عوامی بہبودی کے دیگر اداروں کا اجرار کرنا ہے۔ ان کاموں پر یورپ پہلے ہی خاص توجہ دے رہا ہے۔ جس چیز کی طرف توجہ نہیں کی جا رہی وہ انسان کی روحانیت ہے۔ خدا تعالیٰ کو دلوں سے بھلا دیا گیا ہے۔ اب اسلام اس خامی کو پورا کرے گا۔" "آؤ کہ ہم دیانتداری سے کام لیتے ہوئے حقیقت حال کا جائزہ لیں۔ یورپ اپنی عزت۔ اپنا اثر۔ اپنا رعب جلد جلد کھوتا جا رہا ہے۔ اسلام کا پیغام ایسے وقت میں یورپ کو تباہی سے بچانے کے لئے پیش کیا جا رہا ہے جب اس کی اشد ضرورت ہے"

مبلغین کرام نے ایک وسیع پبلک اجلاس میں بھی حاضرین سے مختلف موضوعات پر خطاب کیا۔ اس جلسہ کا ذکر بھی اخبارات میں آیا۔ ڈچ ٹیلی ویژن نے کانفرنس کے سلسلہ میں پروگرام دو دفعہ دکھایا جس میں نماز جمعہ۔ اذان۔ مبلغین کی آمد وغیرہ کے نظارے دکھائے گئے۔

متفرق

ایک روزانہ اخبار میں ایک مضمون چھپا تھا۔ جس میں اسلامی تعلیم کو غلط رنگ میں پیش کیا گیا تھا۔ خاکسار نے اول خط و کتابت کے ذریعہ اور پھر ایڈیٹر سے ملاقات کر کے یہ طے کیا کہ خاکسار ایک مضمون لکھے۔ جس میں اسلام کی صحیح تعلیم کا ذکر ہو۔ چنانچہ اس مضمون کو اخبار مذکور نے نمایاں جگہ پر شائع کیا۔ بہت سے لوگ ملاقات کے لئے آئے۔ آسٹریا سے بھی خطوط سوالات پر مشتمل آئے۔ جن کے تفصیلی جوابات خاکسار نے بھجوائے اور لٹریچر کی ترسیل نیز خطوط کے ذریعہ وہاں بھی تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔ ایک مصنف سے بھی ملاقات کی۔ بیروت میں منعقد ہونے والی نمائش کتب اسلامی کو اپنی کتب بھجوائی گئیں۔

بیعت

ایک صاحب نے بیعت کی۔ ان کا نام فرید رکھا گیا۔ یہ صاحب بہت مخلص ہیں۔ ایک اعلیٰ عہدہ پر ملازم ہیں۔ اور انشاء اللہ العزیز ان کا وجود ہمارے لئے بہت مفید ثابت ہوگا

خاکسار ناصر احمد

از زیورک

خان غلام محمد خان صاحب مرحوم آف شادن لنڈ ضلع ڈیرہ غازیخان

از مکرم مولوی عبد المنان صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خان غلام محمد خاں صاحب ولد غلام علی خانصاحب لنڈ بلوچ خاندان کے چشم چراغ تھے۔ انٹرنس پاس کر کے آپ نے "قانون گو" کے عہدہ پر سرکاری ملازمت اختیار کر لی۔ پھر جب آپ چیف کمشنر صاحب آف پشاور کے دفتر میں ملازم تھے۔ تو جناب قاضی محمد یوسف صاحب پراونشل امیر کی تبلیغ و تربیت کے ذریعہ آپ نے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ چنانچہ آپ ۱۹۱۷ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کی۔ آپ انگریزی زبان میں کافی مہارت رکھتے تھے۔ سب سے پہلے اپنے گاؤں شادن لنڈ میں انہی کی کوشش سے تعلیم حاصل کرنے کا لوگوں میں شوق پیدا ہوا۔ یہاں کی مستورات پردہ کی پوری پابند نہ تھیں۔ انہی کی سعی سے اسلامی دستور کے مطابق پردہ کا عام رواج ہوا۔ شادن لنڈ کے اکثر احمدی اور غیر احمدی بچوں نے آپ سے قرآن مجید اور دیگر دینی تعلیم حاصل کی۔ چونکہ شادن لنڈ میں تھانہ اور ہسپتال اور ملٹری سکول اور مجسٹریٹ صدر مقام تھا۔ اس لئے یہاں پر لوگوں کا ہر وقت کافی ہجوم رہتا۔ آپ نہایت احسن پیرایہ سے ان کو سمجھاتے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا کثرت سے مطالعہ تھا اور سلسلہ کا لٹریچر باقاعدہ پڑھتے رہتے تھے۔ آپ ہی کی تبلیغ و تربیت اور ملنساری اور خوش خلقی کی وجہ سے شادن لنڈ میں جماعت احمدیہ کا قیام ہوا۔ آپ ہر سال قادیان جلسہ سالانہ پر تشریف لے جاتے۔ اور دیگر دوستوں کو بھی جلسہ میں شرکت کی تحریک کرتے تھے۔ چندہ باقاعدہ توجہ سے ادا کرتے اور نمازوں کی پوری پابندی رکھتے اور تہجد کا خاص طور پر اہتمام کرتے تھے بلکہ پنشن کے بعد اپنی باقی زندگی مسجد میں عبادت الٰہی اور کثرت مطالعہ میں ہی صرف کر دی۔ ضعیف العمری کی وجہ سے آپ کی بینائی کمزور ہو گئی تھی۔ اور کافی نقاہت لاحق تھی۔ مگر پھر بھی خاکسار جب ان سے ملاقات کرنے ان کے گھر گیا۔ تو اپنی چارپائی سے اٹھ کر میرا استقبال کیا۔ اور فرمایا کہ اپنا ہاتھ میری کمر اور بدن پر پھیریں تاکہ میرے دل کو راحت اور برکت حاصل ہو۔ کیونکہ آپ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نمائندہ ہیں اور پاک ڈیوٹی پر مقرر ہیں چنانچہ خاکسار نے دعا کرتے ہوئے آپ کے بدن پر ہاتھ پھیرا۔ مجھے بار بار دعا کرنے کے لئے فرماتے۔ وفات کے وقت اپنے خاندان کو وصیت کی ہے۔ جماعت احمدیہ اور خلافت احمدیہ کے ساتھ ہمیشہ منسلک رہیں نماز روزہ کی پوری پابندی رکھیں اور تمام قسم کے چندے باقاعدگی سے ادا کرتے رہیں اور اس ماہ کی میری جب پنشن آئے تو میرا چندہ مبلغ پانچ روپے فوراً ادا کریں۔ اور میرے فوت ہونے پر غیر اسلامی رسومات نہ کی جائیں۔ اور میری جائیداد شریعت کے مطابق ورثاء میں تقسیم کر دی جائے۔ آپ مورخہ ۱۱ر ستمبر ۱۹۵۸ء کو ۹۵ سال کی عمر میں اپنے حقیقی مولا کو جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام بخشے اور اپنی کامل رضا عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے اور ہر دم اپنی حفاظت میں رکھے اللّٰھم آمین۔ آپ کی وفات پر کثرت کے ساتھ لوگ تعزیت کے لئے تشریف لائے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

روزنامہ الفضل کے متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے مدظلہ العالی کا

"سلسلہ کا مرکزی اخبار الفضل جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات اور سلسلہ کی خبریں چھپتی رہتی ہیں۔ ایک ایسا لٹریچر ہے۔ جو ہر احمدی کی تربیت کی تکمیل اور روزمرہ کی تاریخ سے واقفیت کیلئے نہایت ضروری ہے۔ ...... جماعتی تربیت کی ایک بہت عمدہ درسگاہ ہے۔ جس سے کسی مخلص احمدی کو غافل نہیں ہونا چاہیئے"۔

(مینیجر الفضل)

اسلحہ سازی کی دوڑ

(۲)

(از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب بمبئی)

نقشۂ جنگ

ان ایجادات کی روشنی میں جب ہم آنے والی جنگ کا نقشہ مرتب کرتے ہیں تو اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ اگر تیسری عالمگیر جنگ ہوئی تو دنیا کی جغرافیائی حدود بندی ختم ہو جائے گی۔ ناگاناگا روس کے میزائل امریکہ میں ہوں گے تو امریکہ کے روس میں اس کے نتیجہ میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ روس امریکہ پر مسلط ہو جائے اور امریکہ روس پر

راڈر

اس حالت امن میں "سرد جنگ" کا جو نقشہ ہے وہ یہ ہے کہ امریکہ اور روس دونوں ہر وقت "راڈر" پر ایک دوسرے کے جنگی جہازوں اور میزائل کی نقل و حرکت کا معائنہ کرتے رہتے ہیں

راڈر بھی دوران جنگ کی عجیب ایجاد ہے۔ اسی ایجاد نے برطانیہ کو جرمنی کے جنگی جہازوں سے محفوظ رکھا۔ راڈر ایک ایسا آلہ ہے جو فضائی حالات کی اطلاع دیتا ہے۔ دشمن کا جو جہاز فضاء میں پرواز کرے گا۔ اس کے متعلق فوراً راڈر خبر دے گا کہ وہ کتنی دور ہے۔ کتنی بلندی پر ہے کس سمت سے آرہا ہے اور کیا رفتار ہے۔ اور پھر اسی راڈر کے ذریعہ اس جہاز کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔ اور اب برطانیہ "میزائل شکن" راکٹ بنا رہا ہے اس کو تو راڈر یہ بھی خبر دے گا کہ اس میزائل کے منہ پر ایٹمی خول ہے یا نہیں۔ ۱۴ جولائی کو جو بغداد میں انقلاب آیا تو اس کے بعد کی خبر ہے کہ روس نے شام میں راڈر سٹیشن قائم کر دیا ہے۔ یہ اس بات کی ایک دلیل ہے کہ روس نے مشرق وسطےٰ میں شام کو ہی اپنے دفاع کا مرکز بنایا ہے

اسی طرح امریکہ نے بھی ترکی اور بعض دیگر یورپین ممالک میں اپنا راڈر سٹیشن قائم کر رکھا ہے۔ امریکہ نے روسی میزائل . . . . . کے خوف سے ایک اور حفاظتی و احتیاطی تدبیر اختیار کی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہوائی فوج کی ایک یونٹ ہمیشہ ایٹمی اسلحہ جات سے مسلح ہو کر روس کے قریب فضاء میں پرواز کرتی رہتی ہے وہ ایک اشارہ پاتے ہی روس کو اپنے ایٹم کا نشانہ بنا سکتی ہے روس اور بعض دوسرے یورپین ممالک اس کے خلاف احتجاج کر چکے ہیں

یموج بعضھم فی بعض

غرض یہ نقشہ جنگ ایسا ہے کہ جنگ کا بگل بجتے ہی دنیا کی جغرافیائی حدود درہم برہم ہو جائیں گی۔ جہاں تک تاریخ کا تعلق ہے ابتداء آفرینش سے آج تک دنیا کے جغرافیے میں ایسا ردو بدل نہیں ہوا۔ لیکن اب انسانی ہاتھ یہی کرنے پر آمادہ ہے۔ اس نقشہ جنگ کو اگر ہم دوسری چیز سے تشبیہہ دیں تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس وقت ان جنگی دستوں کی مثال سمندر کی موج کی سی ہوگی۔ جس طرح سمندر میں رو ننگ کے وقت ایک موج دوسری موج پر پھنکار مار مار کر حملہ آور ہوتی ہے۔ اور سمندر کی پوری سطح تہ و بالا ہو جاتی ہے یہی حال ان بحری۔ بری اور ہوائی ایٹمی دستوں کے باعث روئے زمین کا ہوگا۔

قرآن پاک میں یاجوج اور ماجوج کی ایک جنگ کا ان الفاظ میں جو ذکر کیا گیا ہے۔

ویموج یومئذٍ بعضھم فی بعض

اور اس یوم (موعود) کو یاجوج و ماجوج ایک دوسرے پر سمندر کی موجوں کی طرح حملہ آور ہوں گے۔

یہ تعریف امریکہ و روس کے ایٹمی دستوں پر حرف بحرف صادق آتی ہے۔ اسی طرح بائیبل کی کتاب حزقیل میں جو یاجوج ماجوج کی جنگ کا ایک ذکر ہے۔ وہ بھی اس نقشہ جنگ پر دلالت کرتا ہے۔ پھر جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے جس ملک کو ایک خوفناک جنگ کا مرکز قرار دیا ہے یہ شرارہ وہیں سے بلند ہو رہا ہے یعنی ملک شام جنگی نقطۂ نظر سے غیر معمولی اہمیت حاصل کر لی ہے۔

اسلحہ کی اس دوڑ پر نظر ڈالنے کے لئے جب قرآن پاک میں ایسی دو قوموں کا ذکر پڑھا جاتا ہے جن کی دنیوی ترقیات کی طرف ان الفاظ میں اشارہ کیا گیا ہے

وھم من کل حدب ینسلون

یعنی وہ ترقی کی تمام بلندیوں سے گذر جائیں گے تو بے ساختہ سائنس اور ایجادات کی انگلی انہیں دو قوموں یعنی روس اور امریکہ کی طرف اشارہ کرنے لگتی ہے تو کیا خدا کی بتائی ہوئی تمام نشانیاں ظہور میں آگئیں۔ مگر ابھی تک "یوم موعود" نہیں آیا؟

(بشکریہ بدر قادیان)

تمباکو نوشی صحت کیلئے سخت مضر ہے

(از مکرم ظفر احمد صاحب - کراچی)

مغربی تہذیب نے تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ آج تہذیب نو کے دلدادہ مغربی رسوم کی نقل کر کے اس پر فخر کرتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو مہذب سمجھتے ہیں۔ ہر رسم مغرب ان کے لئے Fashionable ہے اور تہذیب مشرق ان کے لئے لایعنی اور فرسودہ اور عہد کہن کی یادگار ہے۔ حالانکہ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ آج مغربی اقوام خود اس تہذیب کے ہولناک نتائج سے مضطرب اور بے چین ہیں۔ وہ تریاق جو شوق سے وہ کھا رہے تھے آج سم قاتل ثابت ہو رہا ہے اور ان کو اپنی آئندہ آنے والی نسلوں کی اصلاح کا کوئی ذریعہ نہیں مل رہا۔ چنانچہ وہ اپنے اخبارات و رسائل میں اس احساس کا اکثر ذکر کرتے ہیں اس کی ایک مثال سگریٹ نوشی ہے۔ سگریٹ نوشی ہمارے ہاں بھی ایک فیشن بن چکا ہے۔ حالانکہ مغربی اقوام آج خود اسی عادت پر پچھتا رہی ہیں چنانچہ رسالہ Sign of the Times نے اپنی ۱۰ جولائی ۱۹۵۶ء کی اشاعت میں "سگریٹ اور پھیپھڑوں کی سرطان" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا۔ جس میں نوجوانوں کو متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ اس لعنت کو ترک کرنے کی کوشش کریں یہ مضمون ہم سب کے لئے محرک فکر ہے۔ ــــــ مضمون نگار لکھتا ہے کہ:۔

"مسلسل دو سال سے ماہر طبیبات سگریٹ کے نقصانات سے بذریعہ مطلع کر رہے ہیں۔ حال ہی میں ڈاکٹر جو کہ نیو جرسی میں وٹرن ہسپتال کے انچارج ہیں نے ایک مضمون شائع فرمایا ہے۔ جس میں انہوں نے کافی بحث و تحقیق کے بعد یہ ثابت کیا ہے کہ سگرٹ سے سرطان ہوتا ہے۔ یہ نئی رپورٹ گذشتہ تمام رپورٹوں سے زیادہ کامل اور قابل یقین ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی تحقیق کے مطابق سگرٹ نوش حضرات دوسرے لوگوں کی نسبت چھ گنا زیادہ سرطان میں مبتلا پائے گئے ہیں۔ اور ان میں خاصی تعداد ان لوگوں کی ہے جو کہ یومیہ کثیر تعداد میں سگریٹ پھونک ڈالتے ہیں۔

آگے چل کر مضمون نگار لکھتا ہے:۔

ڈاکٹر نے بتایا ہے کہ گذشتہ پندرہ سال میں ۴۵ اور ۵۵ سال کے درمیان مرنے والوں کی تعداد میں ۲۵ فیصدی اضافہ ہوا ہے سگریٹ نوشی کے ذریعے معلوم سرطان جس کی تحقیق نہایت مشکل ہوتی ہے سالہا سال تک پرورش پاتا رہتا ہے اور آخر کار سانس کی نالیوں کو چیر کر پھیپھڑوں میں داخل ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ یقینی موت ہوتا ہے۔ پھیپھڑوں میں سرطان نہایت تیزی سے پرورش پا کر خون کے ذریعے جسم کے ہر حصے میں پہنچ جاتا ہے . . . . . بہت سے لوگ سگریٹ کے متعلق دلچسپ و دیدہ زیب اشتہارات شائع کرتے ہیں۔ حالانکہ ایک سگریٹ نوش جس نے زندگی میں کئی کام کرنے ہوتے ہیں خطرے کی چادروں میں لپٹے ہوئے بم کو اپنے ہونٹوں میں لئے پھرتا ہے"

(۱۰ جولائی ۱۹۵۶ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"کیا تم ایسے سوراخ میں ہاتھ ڈال سکتے ہو جس میں ایک سخت زہریلا سانپ تم دیکھ رہے ہو۔ کیا تم ایسی جگہ کھڑے رہ سکتے ہو جس جگہ کسی کوہ آتش فشاں سے پتھر برستے ہوں یا بجلی پڑتی ہے۔ یا ایک خونخوار شیر کے حملہ کرنے کی جگہ ہے یا ایک مہلک طاعون نسل انسانی کو معدوم کر رہی ہے"

(کشتی نوح صفحہ ۱۱)

اس حوالے سے ثابت ہوتا ہے کہ مومن کبھی بھی ایسا قدم نہیں اٹھاتا جس سے اس کو مالی یا جانی نقصان پہنچے۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ طیب چیزوں کے استعمال سے عمر میں برکت ہوتی ہے۔ کیونکہ ان میں اثر مضر رساں نہیں ہوتے۔ مگر مکروہ چیزوں کے استعمال سے عمر میں بھی فرق پڑتا ہے۔ کیونکہ ان کا اثر مضر رساں ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"پرہیزگار انسان بن جاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں۔ اور تم خدا سے برکت پاؤ!"

(کشتی نوح صفحہ ۱۷)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ ... نے بھی سگریٹ نوشی سے منع فرمایا ہے، ہمارا فرض ہے کہ حضور کی نصیحت پر عمل کریں۔

فہرست چندہ دہندگان وقف جدید

(گذشتہ سے پیوستہ)

- بابو محمد بخش صاحب سیکرٹری مال دارالنصر ربوہ ۱۳/۸
- عبدالحق صاحب سیکرٹری مال
- دارالصدر جنوبی ربوہ ۲۳/۸
- چوہدری محمود احمد صاحب پریذیڈنٹ
- چک ۹۹ شمالی سرگودھا ۶۶/-
- چوہدری غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ
- چک ۹۹ شمالی سرگودھا ۳۰/-
- نعمت علی صاحب سیکرٹری مال
- چک ۱۳۴ گ ب لائل پور ۱۰/-
- محمد عثمان صاحب سیکرٹری مال قصور لاہور ۲۰/۸
- محمد حسین صاحب سیکرٹری مال ٹیکٹ گنج
- مردان ۹۳/۸
- محمد شریف الدین صاحب سیکرٹری مال
- گوبند گڑھ گوجرانوالہ ۲۵/۱۲
- میاں اکبر علی صاحب پریذیڈنٹ
- پرانی انارکلی لاہور ۷/-
- صاحبزادہ محمد طیب صاحب صدر
- دارالصدر غربی ربوہ ۶/-
- محمد انور صاحب چک ٹھرہ ضلع لاہور ۶/-
- محمد اسمٰعیل صاحب چک ۹ ۱۱ منٹگمری
- از حفاظت مرکز ربوہ ۶/-
- بابو سردار احمد صاحب رسالپور ۶/-
- سردار بیگم صاحبہ اہلیہ بابو سردار احمد صاحب
- رسالپور ۶/-
- غلام محی الدین صاحب سیکرٹری مال
- بھلوال ضلع سرگودھا ۱۰/-
- عبدالسلام صاحب سیکرٹری مال پشاور ۱۴۱/۲
- عبدالستار صاحب سیکرٹری مال
- اسلامیہ پارک لاہور ۵۸/۸
- جنرل سیکرٹری صاحب حلقہ اسلامیہ پارک
- لاہور ۱۹/-
- رحمت اللہ صاحب سیکرٹری مال
- دہلی گیٹ ۔ لاہور ۸۸/۱
- غلام محمد صاحب پرویز گنج مغلپورہ لاہور ۴۸/۸
- عبدالرشید صاحب حلقہ چاکسوارال لاہور ۱۹/-
- منیر احمد صاحب سیکرٹری مال
- سلطان پورہ لاہور ۲۱/۱۱
- چوہدری نور احمد صاحب ۶۳ گوبند رام سٹریٹ
- گوالمنڈی لاہور ۶۱/۲
- حکیم فضل محمد صاحب سیکرٹری مال
- پنجہ تل پشاور ۶/۸
- نواب زادہ محمد امین صاحب بنوں ۱۲/-
- محمد ابراہیم صاحب گجرات ۱۷/-
- ملک عمر علی صاحب بذریعہ P.S ربوہ ۶۰/۱۰
- ارشاد علی صاحب سیکرٹری مال
- ملتان چھاؤنی ۷/-

- قاضی شریف احمد صاحب
- پرنسپل کلرک ملتان ۴۹/-
- والدہ صاحبہ مرحومہ میاں محمد شریف صاحب دارالصدر ربوہ ۶/-
- والد صاحب مرحوم " " ۶/-
- دادی مرحومہ " " ۶/-
- مطیع اللہ لازم عزم " " ۶/-
- حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری ربوہ ۶/-
- سعد اللہ خان صاحب ترنگ زئی پشاور ۴۸/-
- حسن بیگ صاحب لارنس کالج لاہور ۶/-
- مبشر احمد صاحب کاتب مع اہل وعیال ربوہ ۶/-
- محمد لطیف صاحب باولی فروش گندم منڈی سیالکوٹ
- از حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۶/-
- شیخ محمد یوسف صاحب لائل پور ۸۲/۸
- ملک عزیز احمد صاحب لودھراں ضلع ملتان ۶/-
- بشارت خاں صاحب چک نمبر ۲۲۵
- جھنگ صدر ۶/-
- راجہ خاں صاحب چک نمبر ۲۲۵ جھنگ صدر ۶/-
- وحید احمد صاحب نارو ابنگال ۶/-
- غلام احمد صاحب منٹگمری ۶/-
- نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال
- گوامی مٹ ہو لاہور ۱۱/۸
- مرزا عبدالرحمٰن صاحب معرفت سب کراچی ۲۷۲/۱۴
- " " " بحساب لجنہ کراچی ۴۰/۸
- معلم تعلیم مولوی محمد الدین صاحب ۲۵/-
- ناصرہ صاحبہ ہالینڈ ۶/-
- مسعودہ بیگم صاحبہ سیکرٹری مال لجنہ ربوہ ۴۹/-
- ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ ۶/-
- عبدالغنی صاحب خادم سیکرٹری مال
- خانیوال ۱۰/۴
- ملک ڈاکٹر محمد صاحب بہاولنگر ۶/-
- غلام رسول صاحب سیکرٹری مال
- احمد آباد ۔ سندھ ۱۳/-
- میاں محمد سعید صاحب سیکرٹری مال ملتان ۶۲/-
- محمد شریف صاحب سیکرٹری مال گوجرانوالہ ۲۰۴/۱۲
- حکیم شمیم حسین صاحب سیکرٹری مال
- وزیر آباد ۶۱/۲
- اللہ دتہ صاحب سیکرٹری مال سیالکوٹ ۵۰/۲
- چوہدری دوست محمد صاحب سیکرٹری مال
- چک نمبر ۸۶ ج ب لائل پور ۶/-
- پروفیسر ظفر احمد صاحب وینس
- تعلیم الاسلام کالج ربوہ ۶/-
- رحمت اللہ صاحب باجوہ ربوہ ۶/-
- بیگم صاحبہ " " ۶/-
- شاہدہ باجوہ صاحبہ " ۶/-
- عابدہ باجوہ صاحبہ " ۶/-

(باقی)

چندہ جلسہ سالانہ

نظارت بیت المال شروع سال سے ہی چندہ جلسہ سالانہ کے لئے تحریک کرتی رہی ہے لیکن ابھی تک جبکہ جلسہ سالانہ میں صرف دو مہینے رہ گئے ہیں۔ باقاعدہ طور پر اس چندہ کی وصولی شروع نہیں ہوئی۔ اب چونکہ بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے۔ اس لئے میں تمام جماعتوں کے عہدہ داروں سے التماس کرتا ہوں کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف پوری توجہ کریں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پچھلے کئی سالوں سے اس چندہ کی وصولی میں نمایاں طور پر زیادتی ہو رہی ہے۔ فالحمدللہ علی ذالک۔ لیکن جس نسبت سے چندہ میں زیادتی ہو رہی ہے جلسہ میں شریک ہونے والے دوستوں کی تعداد میں اس سے بھی بڑھ کر زیادتی ہو جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہر سال آمد کے مقابلہ میں خرچ بہت بڑھ جاتا ہے

اس سال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی ہے کہ زیادہ سے زیادہ دوست جلسہ سالانہ پر آنے کی کوشش کریں۔ پس خرچ اور بھی زیادہ ہوگا۔ لہٰذا ہر جماعت کو چاہیئے کہ اس سال چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کے لئے غیر معمولی طور پر زیادہ کوشش کریں۔ تمام احباب سے اس چندہ کی پوری وصولی کی جائے اور کسی دوست کو نظر انداز نہ ہونے دیا جائے تا جلسہ کا خرچ چندہ جلسہ سالانہ کی آمد سے پورا ہو جائے اور دوسرے کاموں میں کوئی حرج واقعہ نہ ہو (ناظر بیت المال ربوہ)

قابل توجہ

چندہ وقف جدید کا سال دسمبر میں ختم ہو رہا ہے۔ مگر اس کے وعدوں کی ابھی ایک تہائی وصولی باقی ہے۔ لہٰذا جملہ امراء کرام اور پریذیڈنٹ صاحبان سے پر زور درخواست ہے۔ کہ اپنے اپنے حلقہ سے وعدوں کی جلد وصولی کا انتظام فرما دیں۔ الفضل کے ذریعہ جماعتوں میں وقف جدید کے سیکرٹری مقرر کرنے کی درخواست بھی کی گئی تھی۔ بہت سی جماعتوں کی طرف سے ابھی تک اطلاع نہیں ملی۔ لہٰذا اس کے متعلق بھی فوری کارروائی کرنے کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(انچارج دفتر وقف جدید)

گرانقدر اعانت الفضل

مکرم میاں محمد صدیق صاحب بانی تاجر کلکتہ نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک توسیع اشاعت الفضل پر (جو وقتاً فوقتاً الفضل میں شائع ہوتی رہتی ہے) لبیک کہتے ہوئے مبلغ دو صد چالیس روپے اعانت الفضل کے لئے ارسال کئے ہیں اور لکھا ہے۔ کہ اس رقم سے بیس ایسے مستحقین کے نام جو الفضل کی نصف قیمت ادا کر سکتے ہوں۔ ایک سال کے لئے روزانہ الفضل جاری کر دیا جائے۔

ہم محترم میاں صاحب کی اس نوازش کے لئے از حد ممنون ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے جان ومال اور عیال میں کثرت سے برکت دے اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نیز ایسے مستحق احباب جو نصف قیمت ادا کر کے ایک سال کے لئے الفضل اپنے نام جاری کروانا چاہتے ہوں اپنے نام اور پتہ سے ہمیں اطلاع دیں۔ تا ان کے نام ایک سال کے لئے روزنامہ الفضل جاری کر دیا جائے۔ (مینجر روزنامہ الفضل)

نمایاں کامیابی

"میرا لڑکا عزیز لطیف احمد امسال کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج فرسٹ پروفیشنل ایم بی۔ بی۔ ایس کے امتحان میں شریک ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے پنجاب یونیورسٹی میں نمایاں کامیابی عطا فرمائی۔ . . . . اور پنجاب یونیورسٹی میں ستمبر ۱۹۵۸ء کے امتحان میں اول آیا۔ تمام بزرگان سلسلہ اور دوستوں سے درخواست ہے کہ عزیز کے لئے دینی و دنیوی کامیابیوں کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ (منظور احمد قریشی ٹائپ کارنر۔ چوک نسبت روڈ لاہور)

ناجائز دولت جمع کرنیوالوں کے خلاف شدید کاروائی کیجائیگی

ڈھاکہ پہنچ کر ناظم اعلیٰ مارشل لا جنرل محمدؐ ایوب خاں کا بیان

ڈھاکہ ۲۱ر اکتوبر۔ مارشل لاء کے ناظم اعلیٰ اور سپریم کمانڈر جنرل محمد ایوب خاں نے کل ڈھاکہ پہنچ کر اعلان کیا کہ بہت جلد قانونی اصلاحات کا کمیشن اور ایک تعلیمی کمیشن مقرر کیا جائے گا۔ جو موجودہ عدالتی نظام اور تعلیمی نظام کو عوام کی ضرورت کے مطابق بنانے کے لئے کام کرے گا۔ جنرل محمد ایوب خاں نے اس امر پر زور دیا کہ دیانتداری کے ساتھ زندگی کی اعلیٰ حقیقی قدروں کا احساس ضروری ہے۔

جنرل محمد ایوب خاں نے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا۔ مجھے مشرقی پاکستان آکر بہت خوشی محسوس ہوتی ہے۔ آپ سے دریافت کیا گیا کہ موجودہ حالات میں مشرقی پاکستان کے لئے آپ کا پیغام کیا ہے۔ تو آپ نے کہا ملک کو انتہائی ابتر حالات سے گزرنا پڑا ہے اور موجودہ حکومت کو بہت بڑی تعمیری مہم درپیش ہے۔

مزید سوالات کے جواب میں جنرل ایوب نے کہا ہمارا ملک انتہائی مضبوط اور مستحکم ہے آپ نے کہا پاکستان میں اگر کوئی خرابی ہے تو وہ چند خود غرض افراد نے پیدا کی ہے اگر ہم دانشمندانہ طریق سے اپنے مسائل پر نظر رکھیں۔ تو ہم یقیناً باآبرو زندگی گزار سکتے ہیں آپ نے کہا ہم پھر عقل و دانش کی راہ اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ ملک کا ہر شخص خواہ وہ زندگی کے کسی بھی شعبے سے تعلق رکھتا ہو یا کسی بھی حیثیت سے کام کر رہا ہو۔ اپنا اثر استعمال کر کے لوگوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائے کہ ملک کے مفادات کو عزیز رکھنے کی ضرورت ہے۔

آپ نے کہا ہم سب کو بنیادی امور پر متفق رہنا چاہیئے۔ فروعی اختلافات ہوں تو بیشک ہوتے رہیں

ملک میں مارشل لاء کے نفاذ پر تبصرہ کرتے ہوئے ناظم اعلیٰ مارشل لاء نے کہا فوج مارشل لاء نافذ کرنا نہیں چاہتی تھی۔ لیکن ان کے لئے اس کے سوا چارہ کوئی نہیں رہا تھا جب فوج نے دیکھا کہ عوام خود اس تبدیلی کے خواہاں ہیں۔ تو فوج میدان میں آگئی۔ فوج نے حقیقتاً عوام کی خواہش پر حالات کی ابتری کو ختم کرنے کی ذمہ داری اٹھائی ہے واقعہ یہ ہے کہ یہ بہت ہی بھاری ذمہ داری ہے آپ نے کہا مجھے پوری امید ہے کہ حالات مؤثر انداز میں درست ہو جائینگے اور مستقبل خوشگوار ہو گا۔ ہمیں بہتر مستقبل کی جانب بڑھنا چاہیئے

دریافت کیا گیا کہ مارشل لاء کے حکام مشرقی پاکستان میں خوراک کی صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے کیا اقدامات کرنا چاہتے ہیں؟ جنرل محمد ایوب خاں نے کہا میں کراچی سے ڈھاکہ تک کے فضائی سفر میں خوراک کی صورت حال اور متعلقہ اعداد و شمار کا جائزہ لیتا رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر ملک کے اپنے خوراک کے وسائل سے صحیح طریقہ پر کام لیا جائے۔ تو عوام کو خوراک مہیا کرنے میں کوئی دقت درپیش نہیں ہوگی۔ اس مقصد کے لئے نہایت ضروری بات یہ ہے کہ پاکستان سے کھانے پینے کی چیزوں کی سمگلنگ بالکل ختم ہو جائے۔

پیداوار

جنرل محمد ایوب خاں نے کہا زمین میں صحیح کاشت سے اناج کی پیداوار کو بڑھایا جا سکتا ہے۔ آپ نے اناج کی پیداوار کے موجودہ نظام کو متناسب صورت پر لانے کی ضرورت پر زیادہ زور دیا۔ آپ نے واضح کیا کہ پٹ سن کی پیداوار آجکل جس مقدار میں ہو رہی ہے وہ اقتصادی خطوط پر پوری نہیں اترتی۔ اور اس سے اس علاقے کی اناج کی ضروریات پر بہت برا اثر پڑتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس علاقے میں ایک حد مقرر کر دی جائے کہ اراضی کے اتنے حصے میں اناج بویا جائے اور اتنے حصے میں پٹ سن کی کاشت کی جائے۔ کیونکہ کاشتکار زیادہ روپیہ حاصل کرنے کی امید میں پٹ سن زیادہ پیدا کرتا ہے جو نقد آور فصل ہے۔ اس طرح عوام کی اناج سے متعلق ضروریات کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔

مذہبی تعلیم

ایک نامہ نگار نے دریافت کیا کہ مارشل لاء کے حکام ملک میں مذہبی تعلیم کو فروغ دینے کے لئے کیا اقدامات کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے کہا موجودہ حکومت کو دوسرے بنیادی امور کے ساتھ ساتھ تعلیم کی جانب بھی پوری توجہ کرنا ہے۔ مارشل لاء کے حکام نے ملک کی تعمیرِ نو کی خاطر اصلاحات نافذ کرنے کے لئے ایک کمیشن مقرر کر دیا ہے۔ اور مزید کمیشن مقرر کئے جائینگے آپ نے وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ مغربی پاکستان کے لئے زرعی اصلاحات کا کمیشن قائم ہو چکا ہے۔ اب ایک قانونی ریفارم کمیشن قائم کیا جائے گا۔ جس کا مقصد یہ ہوگا کہ عدل و انصاف سے متعلقہ امور کی انجام دہی اس طریق سے ہو جو ایک عام آدمی کی دسترس سے باہر نہ ہو کیونکہ موجودہ عدالتی نظام اتنا مہنگا ہے کہ عوام کی پہنچ سے باہر ہے۔

آپ نے کہا جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے۔ یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ جن لوگوں کو عوام کی بہبود کا کام سپرد کیا گیا تھا۔ انہوں نے اعلیٰ اقدار کا احساس ختم کر دیا تھا۔ خود عوام کے اندر بھی ایسا احساس موجود نہیں رہا۔ اگر دلوں میں ایمان کی قوت موجود ہوتی تو حالات اس قدر ابتر نہ ہوتے۔ اس لئے کسی بھی تعمیری یا تعلیمی نظام کے لئے لازم ہے کہ زندگی کی حقیقی اقدار اس میں جاگزیں ہوں۔ اس نظام کے لئے اللہ تعالیٰ کا خوف اور ناقابل تسخیر کردار کی تعمیر لازمی ضروریات ہیں۔ ملک کے استحکام کے لئے وقار اور کردار کی از سر نو تعمیر لازم ہے۔ لیکن ہمارے ہاں اس کا فقدان ہے اور غرض پرست اشخاص نے خود غرضیوں کا ایک طومار باندھ رکھا ہے۔ آپ نے کہا لوگوں کو ایسی معقول ذہنیت کی مذہبی تعلیم و تربیت مہیا کرنا ضروری ہے جس کی بدولت وہ اپنے ایمان اور دین کو مستحکم رکھ سکیں

ناجائز دولت

ایک نامہ نگار نے دریافت کیا کہ مارشل لا کے حکام اس ناجائز دولت کو جو سماج دشمن عناصر نے جمع کر رکھی ہے۔ نکالنے کے لئے کیا اقدامات کرنا چاہتے ہیں۔ جنرل محمد ایوب خاں نے کہا ہم اس سوال پر مزید غور کرنے والے ہیں۔ آپ نے کہا میں نے اس سے پہلے بھی کہا تھا اور اب پھر کہتا ہوں کہ ہم کوئی

مزدوروں کے جائز مطالبات کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا"

نئی حکومت کی طرف سے صدر سکندر مرزا کی یقین دہانی

کراچی ۲۱ر اکتوبر۔ صدر میجر جنرل سکندر مرزا نے کل شام جہانگیر پارک کراچی میں مزدوروں کے بہت بڑے ہجوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نئی حکومت مزدور طبقہ کی بہبود کی طرف مکمل توجہ دے رہی ہے۔ کیونکہ ملک کے سماجی ڈھانچے میں اس طبقے کی بڑی اہمیت ہے۔

آپ نے کہا میں سب مزدوروں کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کی تمام ضروریات پر پوری طرح غور کیا جائے گا۔ آپ نے کہا اگرچہ ہڑتالیں ممنوع قرار دی جا چکی ہیں۔ تاہم مزدوروں کے جائز مطالبات کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا۔

مارشل لاء کے اعلان کے بعد صدر سکندر مرزا نے کل پہلی بار ایک عوامی اجتماع سے خطاب کیا۔ جونہی وہ جہانگیر پارک پہنچے۔ مزدوروں نے "پاکستان زندہ باد" اور "صدر سکندر مرزا زندہ باد" کے نعرے لگائے۔ کل دوپہر ویسٹ پاکستان فیڈریشن آف لیبر کراچی کی کمیٹی سے ملحقہ مزدور جماعتوں کے ارکان نے دو میل لمبا جلوس نکالا۔ یہ جلوس کراچی کے مختلف علاقوں سے گذرتا ہوا جہانگیر پارک پہنچا۔ جہاں مزدوروں نے پورے سکون کے ساتھ صدر کی تقریر سنی۔

صدر نے اردو میں تقریر کرتے ہوئے مزدوروں کو یاد دلایا کہ ملک کی سب سے بڑی ضرورت پیداوار میں اضافہ ہے۔ جس کے لئے محنت اور نظم و ضبط کی اشد ضرورت ہے۔ صدر نے کارخانہ داروں سے بھی اپیل کی کہ وہ نئے انقلاب کے تقاضوں کو سمجھیں اور ان کے مطابق کام کریں۔ صدر نے کہا "مزدور کارخانوں کا حقیقی روح ہیں۔ لہٰذا کارخانہ داروں کا قانونی اخلاقی اور انسانی فرض یہ ہے کہ وہ مزدوروں کو خوش اور مطمئن رکھیں۔

صدر مرزا کی تقریر کے بعد چیف کمشنر مسٹر این ایم خاں نے مزدوروں سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ کارخانہ داروں نے یکم نومبر سے مزدوروں کی کم از کم تنخواہ باون روپے سے بڑھا کر ساٹھ روپے کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

---

(۲) انتقامی کارروائی نہیں کریں گے موجودہ حکومت ان لوگوں کے خلاف کارروائی کرے گی۔ جنہوں نے بھاری مقدار میں دولت ناجائز طور پر جمع کی ہے۔ اور جن کے خلاف کافی ثبوت موجود ہے۔ ورنہ مارشل لاء کے حکام وسیع پیمانے پر کوئی انتقامانہ کارروائی نہیں کرنا چاہتے۔ آپ نے کہا ہم ہر کام انتہائی احتیاط سے اور جلد بازی سے بچ کر کر رہے ہیں۔ ہمیں حال پر نظر رکھنی ہے اور مستقبل کے لئے تیاری کرنی ہے۔

مغربی پاکستان میں خوراک کا مسئلہ

جنگی بنیادوں پر حل کیا جائیگا

لاہور ۲۱ر اکتوبر۔ گورنمنٹ ہاؤس میں مطلق اختیارات رکھنے والی ایک کمیٹی کے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ مغربی پاکستان میں غذا کے مسئلہ جنگی بنیادوں پر حل کیا جائے یہ اجلاس کل منعقد ہوا تھا۔

سبز اور خشک چارے کی بہم رسانی پوری طرح جاری رکھنے کے احکام

تھوک بیوپاریوں کو پرچون کاروبار کی ممانعت

لاہور ۲۲ر اکتوبر۔ سول ڈسٹرکٹ لاہور کے لئے مارشل لاء کے سب ایڈمنسٹریٹر نے سبز اور خشک چارے کے تھوک بیوپاریوں کو حکم دیا ہے کہ وہ شہر میں چارے کی بہم رسانی پوری طرح جاری رکھیں ورنہ ان کے خلاف مارشل لاء کے تحت کارروائی کی جائے گی۔ ایک اور حکم کے ماتحت کاروباری اداروں کو اشیائے صرف کی قیمتیں مشتہر کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ نیز تھوک فروشوں کو پرچون کاروبار کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

ڈپٹی سب ایڈمنسٹریٹر کے حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ لاہور میں چارے کی قلت کے اسباب میں سے ایک یہ ہے کہ چارے کے تھوک کاروبار کرنے والوں نے اپنے کاروبار کا طریقہ بدل دیا ہے اور اب وہ چارہ پرچون شکل میں فروخت کرنے لگے ہیں دوسرا یہ کہ باہر سے شہر میں چارہ لانے والوں نے چارہ کی باقاعدہ بہم رسانی ترک کر دی ہے۔ چارے کے تھوک فروشوں اور چارہ لانے والوں کی اس دانستہ حرکت سے عارضی طور پر قلت پیدا ہو گئی ہے مارشل لاء حکام کے نزدیک یہ صورت حال بہت سنگین ہے۔ لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ چارہ کی بہم رسانی کی ہدایات پر پورے طور پر عمل کیا جائے۔ ورنہ مارشل لاء کے قواعد کے تحت سخت کارروائی کی جائے گی۔

اس حکم کے ذریعے لاہور کے نواحی علاقوں میں چارہ بونے والوں کو متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ تھوک فروشوں سے سول ڈسٹرکٹ لاہور میں چارہ کے مقررہ نرخوں کے مطابق چارے کی قیمت اس طور پر وصول کریں کہ پرچون دکانداروں کے لئے جائز منافع کی گنجائش رہے۔

مارشل لاء ڈپٹی سب ایڈمنسٹریٹر نے ان لوگوں کو جو پہلے شہر میں چارہ لے کر آیا کرتے تھے۔ متنبہ کیا ہے کہ وہ حق الخدمت ملنے کی صورت میں چارہ پہنچانے کا کام ترک نہ کریں۔ اگر ان لوگوں نے اس انتباہ پر عمل نہ کیا اور چارہ شہر میں پہنچانے کا کام جاری نہ رکھا تو انہیں مارشل لاء کے تحت سزائیں دی جائیں گی۔

قیمتیں مقرر کرنے کی ہدایت

مارشل لاء حکام نے تمام کاروباری فرموں اور کمپنیوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ ایسی تمام اشیائے صرف کی قیمتوں کا عوام کی سہولت کے لئے رضاکارانہ اعلان کریں جن کی قیمتوں پر ۱۴ر اکتوبر کے سرکاری اعلان کے مطابق کنٹرول نہیں کیا گیا۔ وہ اپنی تیار کردہ اشیاء یا جو چیزیں وہ فروخت کرتے ہوں۔ ان کی قیمتوں کی فہرستیں اخبارات میں اشتہاروں کی صورت میں شائع کرائیں۔ یہ اقدام اس غرض سے کیا گیا ہے کہ پرچون اسٹاک کے نرخ کمپنی کی قیمتوں کی بنیاد پر مقرر ہیں۔ اور اس بات کی دیکھ بھال کی جا سکے کہ دوکاندار اور کاروباری ادارے ایسی اشیاء کی زائد قیمت وصول نہ کریں۔

جنرل ایوب کی تقریر

بقیہ صفحہ اول

مسائل کے صحیح حل کے لئے عوام کی جانب سے مسلسل اور متحدہ تعاون ضروری ہے۔

جنرل ایوب نے کہا میری اور فوج کے ہر سپاہی کی واحد تمنا یہ ہے کہ ہمارا ملک مضبوط اور خوشحال ہو۔ آپ نے عوام کو یقین دلایا کہ ایسا وقت ضرور آئے گا جب لوگ ایسی جمہوریت کی طرف بڑھیں گے جسے وہ سمجھیں اور جس پر عمل کریں۔

اس سے قبل ڈھاکہ میونسپلٹی کے صدر مسٹر اے صدیقی نے شہریوں کی طرف سے سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے کہا تھا کہ نئی حکومت کے قیام سے ہر دیانتدار، محب وطن اور پر امن شہری کو اطمینان نصیب ہوا ہے۔

ناجائز اسلحہ اور گندم کے خلاف مہم

سرگودھا ۲۲ر اکتوبر۔ سرکاری اطلاع کے مطابق مارشل لاء کے مقامی حکام نے ناجائز آتشیں اسلحہ حاصل کرنے کے خلاف جو مہم شروع کر رکھی ہے۔ اس کے اچھے نتائج حاصل ہو رہے ہیں۔ مارشل لاء حکام کے فراہم کردہ اعداد و شمار کے مطابق ابھی تک تین سو بیس بلا لائسنس کے ہتھیار برآمد کئے گئے۔ ان میں ریوالور پستول ۳۰۳، ۳۰۳ رائفلیں اور بندوقیں شامل ہیں جو عوام نے رضاکارانہ طور پر ضلعی حکام کے حوالے کی ہیں۔ ضلع سرگودھا کے دو مختلف دیہات میں گندم کے دکانداروں کو ذخیرہ اندوزی اور ناجائز منافع خوری کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔

مارشل لاء کے تحت گرفتاری اور تلاشی کے اختیارات کا اعلان

مغربی پاکستان کے ناظم مارشل لاء کے جاری کردہ قواعد

لاہور ۲۲ر اکتوبر۔ مغربی پاکستان کے لئے مارشل لاء کے ناظم لفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں نے کل پانچ نئے قواعد کا اعلان کیا ہے۔ جن میں سے دو میں واضح کیا گیا ہے کہ مارشل لاء کے قواعد کی خلاف ورزی کرنے والے شخص یا ایسے شخص کو جس پر ایسی خلاف ورزی کا شبہ ہو گرفتار کرنے یا تلاشی لینے کا اختیار فوج کے ہر کمیشنڈ یا نان کمیشنڈ افسر کو حاصل ہو گا۔ ایک اور قاعدہ میں قانون جرائم سرحد کے نفاذ کا اور دوسرے میں جعلسازی سے سرکاری افسر بننے والے کے لئے چودہ سال سزا کا اعلان کیا گیا ہے۔

لفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں نے کل مغربی پاکستان کے لئے جن پانچ نئے قواعد (ریگولیشنز) کا اعلان کیا ہے وہ درج ذیل ہیں:-

قاعدہ نمبر ۱۔ سابق آئین کی کسی شق یا کسی عدالت کے کسی رولنگ سے قطع نظر کرتے ہوئے قانون جرائم سرحد (فرنٹیئر کرائمز ریگولیشنز ۱۹۰۱ء) کی دفعات کو ۸ر اکتوبر ۱۹۵۸ء سے مکمل طور پر نافذ العمل اور مؤثر قرار دیا گیا ہے۔

قاعدہ نمبر ۲۔ اگر کوئی شخص غلط طور پر یہ ظاہر کرے کہ وہ سرکاری ملازم کے طور پر کسی عہدے پر فائز ہے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ ایسی کوئی حیثیت نہیں رکھتا یا اپنے آپ کو کسی دوسرے عہدہ دار کے طور پر پیش کرے اور اس طرح کی صورت اختیار کرتے ہوئے کام کرے یا کرنے کا ارادہ کرے تو اسے ۱۴ سال قید با مشقت کی سزا دی جا سکتی ہے۔

قاعدہ نمبر ۳۔ جو کوئی شخص سرکاری ملازموں کے کسی خاص طبقے سے تعلق نہ رکھتا ہو اور ایسا بھیس بدل لے یا ایسا نشان استعمال کرے جو سرکاری ملازموں کے اس طبقہ کے لباس یا نشان سے ملتا جلتا ہو اور ایسا کام اس ارادے سے کرے کہ اس کے متعلق یہ باور کر لیا جائے کہ وہ سرکاری ملازموں کے اس طبقے سے تعلق رکھتا ہے تو اسے چودہ سال تک قید با مشقت کی سزا دی جا سکے گی۔

قاعدہ نمبر ۴۔ میری زیر کمان افواج کا کوئی افسر یا نان کمیشنڈ افسر یا کوئی پولیس افسر یا کوئی ایسا سرکاری ملازم جس پر تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۱ کا اطلاق ہوتا ہو مارشل لاء کے علاقے میں وارنٹ کے ساتھ یا بغیر وارنٹ کے کسی بھی شخص یا کسی بھی جائداد کی تلاشی لے سکتا ہے البتہ کسی عورت کی تلاشی کوئی عورت ہی لے گی۔ نیز جس کمرے کی تلاشی لینی ہو اگر اس کی تلاشی کرنے کا کام عورتوں کے سپرد نہ ہو تو پھر اس کمرے میں موجود عورتوں سے کہہ دیا جائے گا کہ وہ باہر چلی جائیں۔

قاعدہ نمبر ۵۔ میری زیر کمان افواج کا کوئی افسر یا نان کمیشنڈ افسر یا کوئی پولیس افسر یا کوئی دوسرا سرکاری ملازم جس پر تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۱ کا اطلاق ہوتا ہو کسی ایسے شخص کو جس نے مارشل لاء کے قوانین و ضوابط کی خلاف ورزی کی ہو یا اس پر ان قوانین کی خلاف ورزی کا شبہ ہو وارنٹ کے ساتھ یا وارنٹ کے بغیر گرفتار کر سکتا ہے۔ مارشل لاء کے قواعد کے تحت معمولی جرائم کی صورت میں ان قواعد کی خلاف ورزی کرنیوالے کو گرفتار کرنے کے بجائے کسی مجسٹریٹ کے سامنے یا کسی ایسے افسر کے سامنے پیش کیا جائے جو سرسری فوجی عدالت کے اختیارات استعمال کرنیکا مجاز ہو۔